(اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی نعمتوں پر اس کی شُکر گذاری کرتے رہو)

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى سَابِقِ نِعَمِهِ، وَسَابِغِ مِنَنِهِ، وَعَظِيمِ فَضْلِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، كَانَ يَدْعُو رَبَّهُ قَائِلًا: «رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا»(١)، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَشُكْرِهِ، فَبِالتَّقْوَى نَنَالُ رِضَا رَبِّنَا الْحَمِيدِ، وَبِالشُّكْرِ نَظْفَرُ مِنْ عَطَائِهِ بِالْمَزِيدِ، (فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ)(٢).

اللہ کے نیک بندو! میرے نمازی بھائیو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی نعمتوں پر اس کی شُکر گذاری بڑی عظیم الشان عبادت ہے یقیناً شُکر کی ادائیگی اور احسان شناسی ایک جلیل القدر ایمانی خصلت ہے اور یہ بہت بڑی انسانی خوبی ہے مؤمن بندے کی جانب سے اپنے رب کی شُکر گذاری بندے سے اللہ کے خوش ہونے کی دلیل

---

(١) الترمذي: ٣٥٥١، وابن ماجه: ٣٨٣٠.
(٢) آل عمران: ١٢٣

ہے اوراس کے نفس کی پاکیزگی اور ایمانی زندگی کی نشانی ہے، شُکر در حقیقت اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا اعتراف واقرار ہے جو نعمتیں بندے کو اپنی جان ،مال، عافیت، عقل اخلاق وکرداراوراس کی فیملی میں حاصل ہیں بلکہ اس کے تمام حالات ومعاملات میں حاصل ہیں الغرض شکر کی بہت زیادہ عظمت ومنزلت ہے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہمیں شکر گذاری کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: (وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ)[۱]، اور حق تعالی کی نعمتوں کی شکر گذاری کرتے رہو اگر تم خاص اسکے ساتھ بندگی کا تعلق رکھتے ہو ایک دوسری آیت کریمہ میں ہمارے ربّ کریم کا فرمان ہے: (وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ)[۲]، اور اگر تم شکر کروگے تو وہ اسے تمھارے لئے پسند فرمائے گا، شُکر کی عظمت وفضیلت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ اللہ کے ہر نبی میں یہ خوبی مکمل طور پر موجود تھی اور وہ اپنے رب کا خوب شکر کرنے والے تھے چنانچہ سیدنا نوح علیہ السلام کے بارے میں باری تعالی کا ارشاد ہے (كَانَ عَبْدًا شَكُورًا)[۳]، وہ شکر گذار بندے تھے اور اللہ ربّ العزّت نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس طرح تعریف فرمائی ہے (شَاكِرًا

---

(۱) البقرة: ۱۷۲

(۲) الزمر: ۷.

(۳) الإسراء: ۳.

لِأَنْعُمِهٖ)[1]، وہ اللہ کی نعمتوں کے شکر گذار تھے خود ہمارے آقا نبی رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﷺ ہر وقت ربّ ارحم الراحمین کا شکرادا کرتے اور یوں فرمایا کرتے: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟»[2] کیا میں (اللہ کا) شکر گذار بندہ نہ بنوں،

شُکْر کی خصلت اپنانے والو! کیا ہی بہتر ہو کہ شُکْر کی خصلت ہمارے اندر مستحکم ہو جائے اور یہ عظیم الشان صفت مؤمنوں میں پختہ ہو جائے نعمت کے وقت بھی اور مصیبت کے وقت بھی، صبح میں بھی، شام میں بھی، حرکت میں بھی، سکون میں بھی الغرض ہم ہر گھڑی اپنے ربّ کی نعمتوں پر اس کی حمد و ثناء کرتے رہیں اور اپنے خالق جلّ جلالہ کا شکر ادا کرتے رہیں، آخر لوگ اپنے ربّ کریم کا کیوں نہ شکرادا کریں؟ جبکہ وہ ہر وقت اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں اوران کو رب کریم کی طرف سے ہر قسم کی مالی اور جسمانی نعمتیں حاصل ہوتی رہتی ہیں خدائے ارحم الراحمین کا فرمان ہے (وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

---

(١) النحل: ١٢١.
(٢) متفق عليه.

وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾(١) اور اللہ تعالی نے تم لوگوں کو تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اسی نے تمھارے لئے کان آنکھیں اور دل بنایا تاکہ تم شکرادا کرو میرے دوستو! مؤمن بندے اپنے رب کے شکر کے ساتھ اپنے دن کی شروعات کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی پیروی میں اس دعا کو دہراتے ہیں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لے: «اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ، أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، یا اللہ! مجھ کو یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کے وقت جو بھی نعمت حاصل ہوئی ہے، وہ صرف تیری طرف سے ہے، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں اور تیرے ہی لئے (ہماری) شکرگذاری ہے،اس دعا کی فضیلت کے بارے میں آگے ارشاد ہے: «فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ»(٢)، تو یقیناً اس بندے نے اس دن (اللہ کی نعمتوں کا) شکرادا کرلیا، بلاشبہ مؤمن کی ہر وقت یہی کیفیت ہوتی ہے وہ

---

(١) النحل: ٧٨.
(٢) أبو داود: ٥٠٧٣، صحيح ابن حبان: ٨٦١.

اپنے مالک جَلّ جَلالُہٗ کی نعمتوں کا استحضار کرتا ہے اور انہیں یاد رکھتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ چاروں طرف خدائے عَزّوَجَلّ کی نعمتیں پھیلی ہوئی ہیں چنانچہ بندہ جس طرف بھی نظر اٹھادے وہ اللہ کی کسی نعمت کو دیکھ لے گا اور جس طرف بھی اپنا رخ پھیر لے وہ اللہ کے فضل و کرم کا مشاہدہ کرلے گا باری تعالیٰ نے بجافرمایا ہے﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾[1]، اوراگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (کبھی) نہ شمار کرسکو خدائے کریم کی ان نعمتوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد مؤمن کا قلب اس حقیقت کا یقین کرلیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی نعمت دینے والا نہیں اور اس کے علاوہ کوئی عطا کرنے والا نہیں، ﴿وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ﴾[2]، اور جو بھی نعمتیں تمھارے پاس ہیں وہ اللہ ہی کی طرف سے ہیں تو آئیے بارگاہ الٰہی میں دعا کریں «اللَّهُمَّ أَعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»[3] یا اللہ! تو اپنے ذِکر میں اپنے شُکر میں اور اچھی طرح عبادت کرنے میں ہماری مدد فرما، اور اپنے اس فرمان پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق

---

(١) النحل: ١٨.
(٢) النحل: ٥٣.
(٣) أبو داود: ١٥٢٢ والنسائي: ١٣٠٣.

عطافرما«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»[١].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

(١) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ﴿يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ﴾[1]، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَجْدِ التَّلِيدِ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ ذَوِي الْقَدْرِ الْمَجِيدِ.

اپنے رب کی نعمتوں پر شکر کرنے والو باری تعالی نے اس عزیز ملک متحدہ عرب امارات پر بھرپور بارش برسائی جس کے ذریعے اللہ جَلَّ جَلالُهُ نے شہروں کو شاداب اور بندوں کو سیراب کر دیا اور اس سے فضا صاف وشفاف ہو گئی اور کائنات کو فرحت و مسرت حاصل ہوئی بلاشبہ بارش فی نفسہ ایک عظیم نعمت ہے اس کے ذریعے باری تعالی کھیتی اُگاتا ہے اور ہر قسم کے پھل اور میوے عطا کرتا ہے پس ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس نعمت پر اپنے رب کا خوب شکر ادا کریں اس کی حمد و ثنا کریں اور اس سلسلے میں اگر کچھ تکلیف پہونچی ہو تو اس پر ناگواری نہ ظاہر کریں اور اللہ تعالی سے بارش کی خیرات و برکات کا سوال کرتے رہیں اور اس کے شر اور نقصانات سے پناہ مانگتے رہیں اور اس آیت کریمہ میں غور و فکر کرتے رہیں ﴿أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ

---

(١) الشورى: ٢٨.

يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ)[1] (کیاتم نے نہیں دیکھا کہ) اللہ تعالیٰ بادلوں کو ہنکاتا ہے پھر ان کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتا ہے پھر انہیں تہ بتہ گھٹا میں تبدیل کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے برس رہی ہے اور آسمان میں بادلوں کی شکل میں جو پہاڑ کے پہاڑ ہوتے ہیں اللہ ان سے اولے برساتا ہے پھر جس کے لئے چاہتا ہے ان کو مصیبت بنا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان کا رخ پھیر دیتا ہے ایسا لگتا ہے کہ اس کی بجلی کی چمک انکھوں کی بینائی اچک لے جائے گی، اس نعمت کے شکر کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہم ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کریں جنھوں نے اپنی قربانیاں پیش کیں اور خطرات کو دور کرنے میں اپنا کردار ادا کیا نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے «مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ»[2]، جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں ادا کرسکتا، مطلب یہ ہیکہ آدمی اگر اپنے محسن کا شکریہ نہیں ادا کرتا تو اسکو اللہ تعالیٰ کے بھی شکر کی توفیق نہیں ملتی تو آیئے ہم اپنی مدبر قیادت کی عظیم کوششوں پر اس کا

---

(١) النور: ٤٣.
(٢) الترمذي: ١٩٥٤.

بھرپور شکریہ ادا کریں اسی طرح متعلقہ اداروں کے ان تمام کارکنوں اور رضاکاروں کی تعریف کریں اور ان کیلئے خصوصی دعا کریں جنہوں نے لوگوں کو بچانے راستوں کو کھولنے اور ضروریات کو آسان بنانے میں اپنی جان توڑ محنت کی ، ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ہم متعلقہ اداروں کی طرف سے جاری ہونے والی تمام ہدایات کی پابندی کریں اور ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور اللہ تبارک وتعالی سے دعا کرتے رہیں کہ وہ ان لوگوں کے کارناموں کو قبول فرمائے اور ان کے اچھے کاموں پر ان کو بھرپور ثواب عطا فرمائے متحدہ عرب امارات کے امن واستحکام کی حفاظت فرمائے اس کی ترقی اور خوشحالی کو قائم ودائم رکھے اور اس ملک میں خیر ورحمت، نعمت وبرکت اور امن وسلامتی کو عام وتام فرمائے ** وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سيدِنَا محمَّد وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ يَا مَنْ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ:(لَئِن شَكَرْتُمْ لأَزِيدَنَّكُمْ)[١] فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا بِالإِسْلَامِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْآنِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْغَيْثِ وَالْمُعَافَاةِ. لَكَ الْحَمْدُ بِكُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيْنَا فِي قَدِيمٍ أَوْ

(١) إبراهيم: ٧.

حَدِيثٍ، أَوْ سِرٍّ أَوْ عَلَانِيَةٍ، أَوْ خَاصَّةٍ أَوْ عَامَّةٍ. لَكَ الْحَمْدُ حَتَّى تَرْضَى، وَلَكَ الْحَمْدُ إِذَا رَضِيتَ، وَلِوَجْهِكَ الدَّائِمِ الْبَاقِي الْحَمْدُ. فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.